بعون خالق کون و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

چشمۂ فیض

۱۳۰۷ھ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بطبع چھپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد کے ہے قابل وہ خدا
جسنے مشتِ خاک کو ایمان دیا

بندآدم مین کیا ہے روح کو
دی ہے طوفان سے رہائی نوح کو

دی اجازت قہر سے جو باد کو
کر دیا برباد قومِ عاد کو

لطف سے اپنے خلیل اللہ پر
کر دیا آتش کو گلشن سر بسر

حکم سے اُسکے ہوئی وقتِ سحر
قوم لوط اک بار کی زیر و زبر

مارا دشمن نے جو تیر اُسکی طرف
ایک پشہ نے کیا اُسکو تلف

غرق دریا لشکرِ کافر کیا
سنگ سے اک ناقہ کو ظاہر کیا

مہر وہ ہے قادرِ معبود مین
موم آہن ہو کفِ داؤد مین

کی سلیمان کو عنایت سروری
ہوگئے زیرِ نگین دیو و پری

بھر دیا کیڑون سے صابر کا بدن
لقمۂ ماہی کیا یونس کا تن

ایک کا آرے سے چیرا اُسنے سر
دوسرے کے سر پہ رکھا تاج زر

چاہے جو کچھ دم مین وہ سلطان کرے
شہر کو اک آن مین ویران کرے

ہے مسلم اُس کو سلطانی سدا
اِس مین کس کو زہرۂ چون و چرا

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہی وہ
رنج و زحمت ایک کو دیتا ہی وہ

ایک کو وہ گوہر و مرجان دے
حسرت نان دوسرے کی جان لے

ایک ہی نازان و خندان تخت پر
دوسرا فاقہ سے گریان بخت پر

ایک نے پہنے ہین سنجاب و سمور
دوسرے نے رہنے کو پایا تنور

ایک کی خاب بستر کمخواب پر
اینٹ پتھر ایک کے ہے زیر سر

ایک لمحے مین کرے برہم جہان
کسکی طاقت ہی کہ دم مارے وہان

دیوے یوتیما کو ماہی سدا
اپنے بندون کو وہ دے شاہی سدا

بے پدر فرزند وہ پیدا کرے
طفل کو وہ مہد مین گویا کرے

مردہ صد سالہ اس سے جان پائے
دیکھ کر عقل حکیمان سر جھکائے

خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے
نجم کو رجم شیاطین وہ کرے

ہو زمین خشک سے پیدا گیاہ
آسمان کو بستون رکھے نگاہ

کون اسکے ملک مین انباز ہے
بات جو اوسکی ہے بے آواز ہے

نعت حضرت سید المرسلین صلعم

اب رقم کرتا ہون نعتِ مصطفٰے
جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا

سیّد کونین ختم المرسلین
دور حشر مین ہے فخر الاولین

کی ہے طے معراج مین راہ سما
کیون نہون محتاج اسکے انبیا

ہے وہ بے شک رحمۃ للعالمین
اسکی مسجد ہے ہے سب روی زمین

رحمتِ خلّاق خورشید و قمر
ہو وے نازل اسکی آل پاک پر

جس کی اونگلی سے ہوا شق القمر
یار تھے اوسکے ابو بکرؓ و عمرؓ

ایک تو اوسکا رفیق غار تھا
دوسرا لشکر کش ابرار تھا

تھے مصاحب اسکے عثمانؓ و علیؓ
جو کہ ہین مشہور عالم مین ولی

ایک جو کان حیا و علم تھا
دوسرا تو باب شہر علم تھا

وہ رسولِ حق کہ خیر الناس تھا ۔ حمزہؓ و عباسؓ تھے اوسکے چچا

بھیجتا ہون سو درود اور سو سلام ۔ آل و اصحاب نبی پر صبح و شام

فضیلت ائمۂ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امامانِ زمان ۔ اونپہ ہووے رحمتِ ربِّ جہان

بوحنیفہ تھے امامِ باصفا ۔ شمعِ بزمِ اصحابِ مصطفا

فضلِ حق ہو جان پر اوسکی مدام ۔ شاد ہو ارواح شاگردِ امام

ایک ابو یوسف کہ جو قاضی ہوا ۔ اور محمد جس سے حق راضی ہوا

شافعیؒ اور لیثؒ مالکؒ اور زفرؒ ۔ زیبِ دینِ احمدی ہین سربسر

احمدِ حنبلؒ کہ تھا مردِ خدا ۔ اوسنے سبقت لی ہے سب پر بلا

خلد مین ارواح اونکی شاد ہو ۔ شہرِ دین اونکے سبب آباد ہو

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

عفو کر میرے جرائم یا خدا ۔ تو غفور اور مین ہون مجرم یا خدا

نیکی تو کرتا ہے اور مین کار بد ۔ میرے جرمون کی نہین اللہ حد

کی بسر جو معصیت مین زندگی ۔ آخرش حاصل ہوئی شرمندگی

مبتلاے فسق و عصیان مین ہا ۔ ہمقرین نفس و شیطان مین ہا

مبتلاے معصیت ہون صبح و شام ۔ تیرے امر و نہی سے غافل مدام

ایک ساعت بے گنہ گذری نہین ۔ اور حضورِ دل سے طاعت کی نہین

بھاگ کر پھر بندہ آیا روبرو ۔ جرم سے اپنی مٹا کر آبرو

عفو کی کرتا ہے تجھسے آرزو ۔ کیونکہ تیرا قول ہے لاتقنطوا

ہووے کیونکر تجھسے انسان ناامید ۔ تیری رحمت سے ہو شیطان ناامید

نفس و شیطان نے کیا گمرہ مجھے ۔ لیک ہے امید تیرے لطف سے

یا خدا مجھکو گنہ سے پاک کر
بعد ازان مدفون زیرِ خاک کر

جان میرے جسم سے جب ہو جدا
ہو نہ قیدِ قلب سے ایمان ہا

بیان مخالفت نفس امّارہ

ہے وہی عاقل کہ جو شاکر رہے
اور اپنے نفس پر قادر رہے

اپنے غصّے کو یہان جو کھائیگا
وہ جگہ جنت مین بیشک پائیگا

ہے وہی ابلہ ترین مردمان
جو پئے نفس و ہوا ہووے روان

اور ہووے یہ خیال اُسکو سدا
جرم اُسکے عفو کردے گا خدا

گرچہ درویشی ہے مشکل اے پسر
لیک درویشی ہے سب سے خوبتر

کرلے اپنے نفس سرکش کو جو رام
ہو خردمندون مین بیشک نیکنام

تا نہ ہووے نفس کا فربہ ورا
صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر

چاہیے نفسِ شقی کو گوشمال
تا کہین آئے نہ تیرے سر وبال

خیر و خوبی کا اگر خواہان ہو تو
خلق سے لازم ہے روگردان ہو تو

خواب مین ہے خلق ساری سربسر
موت سے بیدار ہوتی ہے مگر

قطعہ

رنج ہو پہنچائے جو تجھکو اے پسر
مان لے تو عذر اُسکے سربسر

تا کہ اچھی ہووے تیری آخرت
تا کہ حاصل ہووے تجھکو مغفرت

حق نہ جانے دوست خلق آزار کو
دور اِس خصلت سے [illegible]

رنج جس نے غیر کے دل کو دیا
زخم اُسنے جسم پر اپنے کیا

جو کوئی قصدِ دل آزاری کرے
عاقبت مین نالہ و زاری کرے

تو کبھی قصدِ دل آزاری نکر
تا خدا ہووے نہ بیزار اے پسر

دل کسی کا تو نہ توڑ اے بیخبر
زخم ہو جائیگا ورنہ جان پر

غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام
تو اگر چاہے کہ ہووے [illegible]

گر نہ ہو نیکی بدی سے کر حذر
ظلم بے حد کر نہ اپنی جان پر

بند غیبت سے زبان کو کر سدا
تا نہ ہووین بند تیرے دست و پا

بند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان
وہ رہا ہووے عقوبت سے کہان

بیان فوائد خاموشی

اے برادر تو اگر ہے حق طلب
کھول غیر از حکم یزدان تو نہ لب

تجھکو گر ہو علم حی لایموت
تو دہن پر اپنے رکھ مہر سکوت

سن نصیحت میری تو اے نیک ذات
ہو تو ساکت ہے اگر شوق نجات

جس کو مردم عادت گفتار ہو
اُسکے سینے مین دل بیمار ہو

عاقلون کو ہووے کیسے خاموشی سے کام
جاہلون کو ہو فراموشی سے کام

کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو
کیسے ابلہ راغب گفتار ہو

گر نہ ہر گز غیر حق کی تو ثنا
اہل عالم سے ہے تجھکو کام کیا

جو پڑے بند عمارت مین کبھی
رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو کبھی

جسم مین پر گوئی سے مردہ ہو دل
گر سخن سے اُس کے ہو گوہر خجل

جو کوئی لطف فصاحت مین پڑا
زخمی اُسکا چہرہ دل ہو گیا

بند کر اپنی زبان منہ سے نہ کہہ
صحبت خلق جہان سے دور رہ

آنکھ تیری عیب تیرے دیکھے جب
روح کو قوت تری پیدا ہو تب

بیان عمل خالص

جو کہ ہووے اہل ایمان اے عزیز
پاک رکھے چار شے سے چار چیز

پاک کر دل کو حسد سے اے بسیر
پھر سمجھ اپنے کو مومن بے نظیر

پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان
تا نہ ہو ایمان کو تیرے زیان

گر عمل رکھے ریا سے پاک ابھی
شمع ایمان کو ہو تیری روشنی

گر نہین تیرے شکم مین ہی حرام / صاحب ایمان ہی پھر تو لا کلام

جسمین ہووے یہ صفت وہ ہی شریف / ورنہ بیشک اُسکا ایمان ہی ضعیف

جسکے دل مین ہی حرام اے دل بھرا / روح اُسکی جاے کیا سوے سما

جسکے ہو اعمال مین شامل ریا / فائدہ کیا شغل نقش بوریا

ہے عمل جسکا جدا اخلاص سے / کب وہ ٹھہرے بندگان خاص سے

کام جو دنیا مین بہر حق کرے / ہر گھڑی وہ کار بارونق کرے

بیان سیرت ملوک

اے برادر خصلتین ہین چار یان / جسمین ہووے بادشاہونکا زیان

بادشہ ہووے جو خندان بے محل / اُسکی ہیبت مین پڑے بیشک خلل

گر گدا اسکے ملاقات فقیر / بادشہ ہوجاے نظرون مین حقیر

گر رہے گا خلوت زن مین سدا / شاہ کی ہیبت مین فرق آجائیگا

شہ کو گر میل جہانداری رہے / روز و شب فکر کرم آزاری رہے

چاہیے شاہون مین ہووے عدل و داد / تاکہ اُسکے عدل سے عالم ہو شاد

ظلم پر باندھے کمر گر بادشاہ / نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ

خلوت زن مین رہے جو بادشاہ / کیا تعجب ملک ہو اُسکا تباہ

ہو جو عادل داد گر فرخ لقا / بادشہ کو سلطنت مین ہو بقا

فوج پر گر شہ کرم رکھے روا / فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

بیان حسن خلق

چار باتین ہین بزرگی کی دلیل / جس مین پائی جاتین ہی مرد جلیل

یاد رکھے حرمت علم و کتاب / خلق کو دیوے جواب باصواب

جو کہ ہووے صاحب عقل و تمیز / اہل علم و حلم کو رکھے عزیز

اور وہ ڈھونڈھے جو سبکی دوستی / کیونکہ دنیا مین عداوت ہی بری

عقل ہے تجکو اگر اے نیکنام / نرمی سے ہر آدمی سے کر کلام

تلخ گو اور ترش رو جو شخص ہو ۔ خوش رکھے کیونکر بھلا احباب کو
جو نہین کرتا ہے دشمن سے حذر ۔ ہووے گا حاصل اُسے رنج و ضرر
دوستون کے ساتھ تو مسرور رہ ۔ اور دشمن سے ہمیشہ دور رہ
دے نہ ہمسایے مین تو دشمن کو جا ۔ دور ہون دشمن ہی بہتر اِس سے کیا
گرم الفت دوستون سے ہو مدام ۔ روے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام
اے پسر تدبیر زاد راہ کر ۔ قصۂ دنیا کو اب کوتاہ کر

بیان مہلکات

چار چیزین اے پسر ہین باخطر ۔ تجکو اُن چیزون سے لازم ہی حذر
الفت بد قربت سلطان مکر ۔ صحبت زن رغبت دنیا سے ڈر
آتش سوزان ہے قرب شاہ تو ۔ الفت بد سے خطر ہے جان کو
زہر پنہان رکھے دنیا مثل مار ۔ گر بظاہر اُسمین ہین نقش و نگار
خوب اور مرغوب ہے پیش نظر ۔ پر ہے جان کو زہر سے اُسکے خطر
زہر ہے اس مار کے تو کر گریز ۔ دور رہون اُس سے ہے جنکی عقل تیز
نقش پر مانند طفلان دے نہ جان ۔ ہو نہ محو رنگ و بو مثل زنان
زال دنیا ہے عروس بیوفا ۔ روز اک شوہر پہ رہتی ہے فدا
مرد ہے اس صحبت سے ہووے جو طاق ۔ اور دے منھ پھیر کر اُسکو طلاق
ہووے خندان پیش شو با صد تپاک ۔ زخم دندان سے کرے آخر ہلاک

بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیک بختی چار چیز ۔ جسمین ہون وہ شخص ہی بیشک عزیز
اصل گوہر ہے دلیل نیکبخت ۔ بدگہر ہوتا نہین شایان تخت
نیک رایون کی ہو قسمت مین ثواب ۔ جو کہ ہے بدرائے اُسپر ہو عذاب
جو کوئی امین عذاب حق سے ہی ۔ وہ گروہ کافر مطلق سے ہی

عمر دنیا چند روزہ ہے تو جان | پر وہ غافل ہے نہیں ہے جسکو دھیان
ترک لذاتِ جہان کو ساتھ رکھ | دامنِ صاحبدلان پر ہاتھ رکھ
شائق لذات نفسانی نہ ہو | دوستدارِ عالمِ فانی نہ ہو
خاک دنیا سے نہ ہو حاصل تجھے | ایک دن مرنا ہے تجکو جان لے
جان تیری تن سے جب ہوگی روان | خاک سے بھر جائیگا ہر استخوان
جب کہ تجھسے موت کا چارہ نہو | دوستدار نفس امارہ نہو

بیان سبب عافیت

عافیت چاہے اگر تو اے عزیز | یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز
ایمنی اور خاندانی نعمتین | تندرستی اور فراغت دہر مین
تجکو حاصل ہو جو نعمت اور امان | عافیت کے ہوینگے ظاہر نشان
جبکہ دل فارغ ہے اور تو تندرست | فکر مین دنیاے دون کے ہو نہ چست
فکر کر ہرگز نہ ہر کارِ نفس | تا کہ ہو جاے نہ قیدِ دامِ نفس
کر نہ دھیان اصلاً ہواے نفس پر | تو نہ فکر ہر ہاے نفس کر
نفس اور شیطان تجھے گمرہ بنائین | تا کہ تجکو چاہ دوزخ مین گرائین
نفس کی سرکوبی کر اور خوار جان | دور رہ دنیاے کمینا سے امان
جو کہ رکھے اپنے نفس بد کو سیر | بیگمان ہووے گنہ کرنے مین شیر
ہر مزے سے حلق تیرا ہو جو دور | ہر گنہ سے دل ترا ہووے نفور
آب و نان سے حلق تک تو پر نکر | تو نہ حیران ہو کہ ہے اسمین خطر
گر نہ ہو صائم نہو کھانے مین غرق | تا کہ ہووے تجھ مین اور حیوان مین فرق
خواب مین تو روز و شب ہے سر بسر | اپنے شمع گور کی تدبیر کر
مثل حیوان جو ہو محوِ خواب و خور | نور نعمت سے نہ ہو دل تیرا پُر
مدتون سوئے گا تو بیدار ہو | گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو
بیچ مین دنیا کے پڑتا ہے برا | دست دنیا سے اٹھانا ہے بجا

ہاتھ اُٹھا دنیائے دون سے تو کہین | جب ملام اسمین تجھے رہنا نہین

تن کی آسایش نکر تو اے فقیر | تاکہ ہووے دل ترا بدرِ منیر

محو حسن و صورت زیبا نہو | جیسے فی اطلس و دیبا نہو

بندۂ حق ہو ہوا کو ترک کر | پہن خرقہ زندگی چاہے اگر

خرقۂ پشمینہ کو رکھ دوش پر | نامرادی کا تو شربت نوش کر

جامۂ ریشمی پہنتا ہے جو تو | پاک کر کینے سے تو سینے کو تو

جامہ ہاے فاخرہ کو دور کر | عاقبت مین تاکہ ہووے بہرہ ور

بے تکلف ہو کے آرایش نہ ڈھونڈھ | ترک راحت کر کے آسایش نہ ڈھونڈھ

صاف کپڑا گو نہین ہے تیرے پاس | گر نہین تن پر ترے اچھا لباس

بر مین کافی ہے لباس صوف ہو | تا صفات حق سے تو موصوف ہو

مردہ کو کب جہان سے سود ہو | کب اُسے اندیشۂ نابود ہو

مردہ کو ہووے قالین بوریا | خشت گو اُسکو ہے بالین سے سوا

بیان تواضع و صحبت درویشان

تجھ مین گر ہو عقل و دانش و تمیز | چاہیے درویش ہو تو اے عزیز

بہرہ ور ہو صحبت درویش سے | کر حذر تو غیبت درویش سے

حب درویشان ہے جنت کی کلید | لعنتی ہین انکے دشمن اے سعید

جامۂ درویش صوف و دلق ہے | کب نہین فکر ہواے خلق ہے

مرد جب تک نفس کے تابع رہے | غیر ممکن ہے خدا اُسکو ملے

مردہ کیا سمجھے قصر و باغ کو | اُسکے دل مین جانے درد و داغ کو

گھر بنائے تو جو مثل آسمان | تو بھی تو زیر زمین ہوگا نہان

شکل رستم ہو جو تیر انداز و شور | صورت بہرام کھالیوے گی گور

آخرت سے اے پسر غافل نہو | دولت دنیا سے تو خوشدل نہو

تو بلیاتِ جہان مین صبر کر | شکر کر ہون نعمتین حاصل اگر

بیان دلائل شقاوت

چار چیزین یہ جو ہین اے مہربان | تو انھین آثار بدبختی کے جان

جاہلی و کاہلی اے یار ہین | بیکسی و ناکسی یہ چار ہین

جو کہ ہے بندہ عبادت مین مدام | ہے وہی اہل سعادت لاکلام

جسنے تائید ہوا و حرص کی | نفس پر اپنے نہ ہو قادر کبھی

مست خواب و خور ہو حیوان ای پسر | حشر مین آتش مین ہو اسکا گذر

دور کر دل سے مراد و آرزو | پھر کھڑا ہو جا خدا کے روبرو

کامرانی جو کرے ناکام ہے | مرد رہ کو نام سے کیا کام ہے

امر و نہی حق پہ رکھ اپنی نظر | پیروی نفس کافر تو نہ کر

کامرانی تو نے گر یان ترک کی | عیش مین بیشک کٹیگی زندگی

امر و نہی حق کو سن دل سے ذرا | جاے شادی کب ہے دہر ہے فنا

بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہووے سربلند | آپ پر کر لے درِ راحت کو بند

بند رکھے جو درِ راحت مدام | اُسپہ کھل جائین درِ دارالسلام

غیرِ حق ڈھونڈھے جو کوئی ای پسر | اُس سے دنیا مین نہین گمراہ تر

اے برادر ترک عز و جاہ کر | آپ کو شایستۂ درگاہ کر

کھینچتی ہے جاہ پستی کی طرف | اور عزت تن پرستی کی طرف

خوار ہوگا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈھ | اے پسر لازم ہے وہ درگاہ ڈھونڈھ

نفس ترکِ حرص مین ہووے غریب | گوشمال نفس بد ہے یہ عجیب

یاد حق سے کب ہے ایمن دل ترا | نفس امارہ سے ہے محشر بپا

جسکو یادِ حضرتِ صانع رہے | ایک ہی لقمے پہ وہ قانع رہے

روز کی روزی پہ تو کر اکتفا — گر نہ ہووے گر خدا سے التجا

بیان مجاہدت نفس

نفس کافر کی ہین قاتل تین چیز — مین بیان کرتا ہون تو سُن اے عزیز

خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع — نیشترِ تنہائی و ترکِ ہجوع

جو کہ ان ہتھیار ون کا شیدا نہو — نفس کج اُسکا کبھی سیدھا نہو

درد دل سے تیرے جب اللہ ہو — نفس شیطانِ لعین ہمراہ ہے

اہل دنیا کو ملے جب سیم و زر — کیون نہ کھائین لقمہ شیرین و تر

جو کوئی یان محو سیم و زر رہے — حشر مین وہ تشنہ و مضطر رہے

کار عقبےٰ جسنے دنیا مین کیا — کرتا ہے لطف و کرم اُسپر خدا

ہے یہ دنیا نابکارون کے لیے — عاقبت پرہیزگارون کے لیے

ہے عدو ابلیس تیرا اے پسر — خوش ہو وہ تو دوزخی ہووے اگر

جو گِلِ دنیا مین آلودہ رہے — عاقبت مین خاک حاصل ہووے اُسے

یادِ حق مین اے پسر مشغول رہ — خلق سے تو دور مثل غول رہ

بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پسر — واسطے اپنے ذخیرہ تو نکر

کل وہی رازق کہ جان دیگا تجھے — غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے

مثل مورِ دانہ کش کب تک رہے — مرد ہے تو فاقہ کر جب تک رہے

ہو توکل پر جو فیروزی تجھے — مثل مرغان دے خدا روزی تجھے

شکر حق لاوے بجا مردِ فقیر — اُسکو مل جاوے اگر نانِ فطیر

خم نہ ہو تو پیش منعم مثل طاق — تا نہ ہووے شامل اہل نفاق

مرد وہ گوشہ کم کیا ہو خلق سے — کب ہو نفرت جاہلے دلق سے

رہتا ہے جسکو نکو نامی کا دھیان — عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان

گر نہ اصلا فکر تزئین ہو تجھے
کب خیال مرکب و زین ہو تجھے

دور جب دل سے ہوئی حرص و ہوا
جان سے حاصل ہوا وصلِ خدا

حقیقت نفسِ امارہ کے دریافت کرنیکے بیان مین

قطعہ

ہے شتر مرغ اے پسر نفسِ شوم
لیک رکھتا ہے اثر مانند بوم

بار اُٹھانے کا اُسے یارا نہین
طائر دن کی طرح اُڑ سکتا نہین

اُسکو اُڑنے کو اگر کہیے شتاب
وہ شتر ہے بس یہی دیوے جواب

بار اُٹھانے کو اگر کہیے اُسے
یہ کہے طائر ہے کیونکر بوجھ اُٹھے

اِسکا ہے مثل گیاہِ زہر رنگ
ذایقہ اور بو سے پر کرتا ہے تنگ

طاعت اللہ مین وہ سست ہے
معصیت مین دیکھیے تو چست ہے

نفسِ بد کو قید کر زندان مین
کر خلاف اُسکے جو بھونکے کان مین

کر مرادِ نفسِ بد سے تو حذر
پرورش دشمن کی تو ہرگز نہ کر

تشنگی اور بھوک ہے اُسکا علاج
تا کہ اُسکا آئے طاعت پر مزاج

مثل اشتر راہ پر آ اے پسر
بارِ طاعت کو اُٹھا لے پشت پر

بارِ طاعت سے چرالے گر تو جان
مثل سگ تیری نکل آئے زبان

جو کرے گا سرکشی اِس بار سے
ہوگا خم لعنت کے وہ انبار سے

قطعہ

بھاگے مانندِ شتر مرغ اے جوان
بارِ طاعت کے اُٹھانے سے جو یان

کیا عجب اُس کا پروازاگر
ٹوٹے اور ہووے وہ عاجز سربسر

بار سے اُس کے تحمل جو کرے
زندگی مین وہ تحمل سے رہے

جب کیا بارِ امانت کو قبول
تو نہو اُسکے اُٹھانے سے ملول

خود فضولی کی ازل مین بے سبب
اور فضولی کی جہولی کے سبب

کام کر تو اے پسر غافل نہو
کاہلی جو طاعت حق مین کرے
تیز رو طاعت مین شغل باد ہو
ہر کمین مین دزد رہزن خوف ہے
دور منزل سر پہ ہے بار گران
جسکے سر پر رہ مین ہو بار گران
لاش بھاری ہے سبک کر بار کو
زیر بار جیفۂ دنیا ہے دون

جب بلاوے تو نے کیا کاہل نہو
ہو جہان مین گمرہی حاصل اُسے
کام سے دنیا کے تو آزاد ہو
رہبر کامل سے غفلت تا نہ ہو
سعی کرتا ہو تجھے شغل کاروان
خون ہے آنکھون سے اُسکی ہچکیان
تاکہ رستے مین کہین مشکل نہو
ہو گیا اے بیخبر خوار و زبون

ترک خودستائی وخود آرائی کا بیان

تو نہ کر دستار سے اپنی بہم
تو کرے جب تک نہ ترک عز و جاہ
کب ہو مردے تن کی آرائش یہان
تن کو تقوی سے نہین بہتر لباس
جو کہ ہو پابند آرائش یہان
عاقبت مین وہ رہے گا نامراد
خودستائی پیشہ ہے شیطان کا
آپ کو آدم سے جو بہتر کہا
خاک ہو مردم تواضع کے سبب
راندہ ہے شیطان استکبار سے
مقبل استغفار سے آدم ہوا
دانہ ہوا افتادگی سے سربلند

ہو سکے تجھسے تو خوش ہو دل کو کر
کون دے سر پر جگہ مثل کلاہ
تن کی آرائش مین ہے نقصان جان
کب تکلف کا ہوا مردون کو پاس
ہے یہی فرزند آسائش یہان
وہ نہ ہوگا عیش کے بھروسے شاد
آپ کو کم سمجھے ہے مرد خدا
اس لیے مردود شیطان ہو گیا
سرکشی سے گم ہو نور نسب
اور مقبول آدم استغفار سے
خوار استکبار سے شیطان ہوا
خوشہ کا سر کاٹین ہو وے گر بلند

بیان آثار الٰہی

عیاں چندین ہین نشان الٰہی | تجکو بتلاتا ہون ہمدم آگہی

بد نہ سمجھے آپ مین گر عیب ہو | ڈھونڈھے خلق اللہ کو وہ عیب کو

بو سکے کشت دل مین تخم بخل تو | رکھتا ہے جود و سخا کی آرزو

خلق جسکے خلق سے خوشنود ہو | قدر منظور اسکی ہو معبود کو

دہر مین بدخوئی سے رکھے جو کام | کام بدروئی سے ہو اسکو مدام

خوے بد تن کو بلاے جان ہوئی | مردم بدخو بھی ہے انسان کوئی

بخل ہے برگ و بر نخل سقر | ہے سگ مسلخ بخیل بے ہنر

روے جنت کو نہ دیکھے گا بخیل | ہے وہ نخل پشہ زیر پاے پیل

دور رہ بخل بخیلان سے مدام | تا کہین ابلہ نہ تجکو خاص و عام

بیان عافیت

تاکہ تجکو ہو بلاؤن سے نجات | کر حذر دو چیزون سے اے نیکذات

نفس و دنیا سے حذر کر تو مدام | تا بلاؤن سے نہووے تجکو کام

ہو جو حرص و آز کا تو مبتلا | ہر طرف سے گھیرے تجکو بلا

سیم و زر رکھتا نہین جو بیگمان | دو جہان مین اسکو حاصل ہو امان

نفس و دنیا ترک کر تو اے پسر | تا رہے تو ہر بلا سے بے خطر

سیکڑون انسان براے نفس زار | پھنسکے آفت مین ہوے غم سے نزار

بسکہ نفس شوم و بد مرغ ہوا | دام مین صیاد کے آکر پھنسا

تاکہ ہو آرام تیرے دل کو یان | جان یکسان بود و نابود جہان

ڈر عذاب حضرت قہار سے | ہاتھ اٹھا مومن کے تو آزار سے

آفتون مین یاد کر خالق کو بس | کون ہے حق کے سوا فریادرس

قطعہ

گر کسی کو تو نے پہونچایا ہو رنج | عذر کرتا عفو کا حاصل ہو گنج

ورنہ جب دن حشر کا آجائیگا | عرصہ گہ مین ہوگا وہ دشمن ترا

تجکو استغنا کی گر خواہش رہے
کر قناعت تاکہ حاصل ہو تجھے

بیان عقل و عاقلان

جوکہ ہووے صاحب عقل و شعور
چار چیزون سے رکھے اپنے کو دور

ناسزاؤن سے نہ کام اپنا رکھے
اور نہ ساتھ انکے کبھی نیکی کرے

عقل ہو تو میل بدکاری نکر
جب یہ حاصل ہو سبکساری نکر

قلب جسکا علم سے روشن رہے
تندرستی تن کی حاصل ہوا سے

تاکہ حاصل ہو جہان مین آبرو
ہاتھ اٹھا ہرگز سخاوت سے نہ تو

تاکہ تو عالم مین ہووے دادگر
زیردستون کو تو خوش رکھ اے پسر

پند پر اپنے جو ہووے کاربند
سنتے ہین سب گوش دل سے اسکی پند

اپنی گفتارون سے جو خود ہو ملول
کب کرے کوئی اسکی باتونکو قبول

ہون شریعت مین جو باتین ناپسند
دور ہو ان سے اگر ہے ہوشمند

کام تیرا ہو درست اے نیکنام
رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنی کام

بیان رستگاری

رستگاری کی ہین باعث تین چیز
یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز

ایک تو دل کو ہو خوف ذوالجلال
ایک فکر و خواہش قوت حلال

چلنا راہ راست پر مردانہ وار
جسمین یہ خصلت ہین وہ ہے رستگار

گر تواضع تو کرے گا بے گمان
دوست جانے گی تجھے خلق جہان

سر نہ دنیادار کے آگے جھکا
ہاتھ سے جاتا رہے گا دین ترا

حرص سے جو کوئی دنیادار ہو
بے گمان اس سے خدا بیزار ہو

وصف دنیادار بہر زر نہ کر
مرد کب مردار پر ڈالے نظر

مردے ہین یہ اغنیاے روزگار
مردون سے صحبت نرکھ اے ہوشیار

مال و زر گر ہاتھ مین آیا تو کیا
آخرش تو گور ہو گی تیری جا

بیان فضیلت ذکر

روز و شب گر اپنے دل سے یاد حق
ہے اگر معلوم عدل و داد حق

زندہ رکھ ذکروں سے صبح و شام کو
کر نہ غفلت میں بسر ایام کو

یاد خالق کی غذائے روح ہے
اور دوائے سینۂ مجروح ہے

یاد حق مونس اگر ہو جان کی
آرزو تجھکو نہ ہو ایوان کی

جس گھڑی غافل تو رحمان سے رہے
کام بیشک تجکو شیطان نے رہے

ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو
دو جہان مین تا ہو تیری آبرو

ذکر کر اخلاص سے تو ہووے چست
ذکر بے اخلاص کب ہووے درست

تین صورت ذکر کی ہین بے خلاف
تو نہ جان اس بات کو لاف و گزاف

ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام
ذکر خاصان دل سے ہو بیشک مدام

ذکر سر ہے ذکر خاص الخاص کا
ہے وہ خاسر جو نہین ذاکر سدا

ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام
کیونکہ اسمین شرط حرمت ہے مدام

ذکر ہر عضو کا ہووے جدا
سات اعضا ذکر کرتے ہین سدا

قطعہ

ذکر آنکھوں کا ہے اے فرخندہ فر
ہونا گریان خوف حق سے بیشتر

دیکھنا صنعت کا خالق کی مدام
غرق رہنا اسمین ہر دم صبح و شام

ذکر پا یاری عاجز ہے سدا
ہے زیارات اقارب ذکر پا

استماع قول حق ہے ذکر گوش
ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل و ہوش

ذکر دل ہے خوف رب پاک ذات
جہد کر تا تجکو حاصل ہو یہ بات

جہل ہے کرتا ہو جو ہر دم گناہ
کیا مزا دیوے اسے ذکر اله

پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان
یہ نہین جسمین ہے مشغولی زبان

شکر نعمتہاے حق کر صبح و شام
تا کہ پاوے نعمتین حق کی تمام

حمد خالق کو تو کر ورد زبان
تا نہ ہو برباد عمر جاودان

غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا
کام کیا یا کون کو ہے اسکے سوا

بیان عمل چار چیز

خوب ہے سب کے لیے یہ چار چیز
یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز

ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر
اور اپنی عقل سے ہو باخبر

اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام
حرمت انسان بجا لانا مدام

بیان خصلت ذمیمہ

چار چیزیں اور یہ ہیں اے پسر
بد جو سارے خلق سے ہیں بیشتر

ایک ان میں سے حسد ہے جان لے
ہے تکبر دوسرا تو مان لے

تیسرے خشم و غضب ہے اے پسر
ہے بخیلی چوتھے اس پر رکھ نظر

اے پسر ان خصلتوں سے کر حذر
کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں زشت تر

غل و غش سے صورت زر پاک ہو
گور میں جانے کے آگے خاک ہو

حرص کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر
کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر

رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام
روئے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام

بیان سعادت و نصیحت

چار چیزیں ہیں سعادت کی دلیل
شرح انکی سن تو اے مرد عقیل

جسمیں کچھ ہووے سعادت کا نشان
بیگمان وہ ہے صلاح دوستان

جس کی ہوتی ہے سعادت رہنما
صبر کرے گر کرے کوئی جفا

ہوتے ہیں بخت و سعادت جسکے یار
ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار

تجھ سے گر گشتہ ہو انفس پلید
اے برادر جان اپنے کو سعید

گر صلاح دوست سے تدبیر ہو
یار تیری دولت شبگیر ہو

خودسری سے جو کوئی کرتا ہے کام
بخت و دولت اس سے پھر جاتے ہیں تمام

جیسے دشمن کا نہ سر لے کر تبر
قتل کر سکتا ہو گر دے کر شکر

ہر گھڑی ایذا لے تا اہلان اٹھا
عیش خوش سے گر ہو تجھکو مدعا

جب موافق ہو ترے کوئی مقام
وان سے تو ہرگز نہ جا یہ سن کلام

ایسے شخصون کو نصیحت تو نکر
پند تیری جن پہ ہووے بے اثر

خوے بد خو نیک ہو مشکل ہے یہ
جہد کیا کرتا ہے لاحاصل ہے یہ

گر نہ ہو راضی کوئی بندہ تو کیا
کوئی ممکن ہے کہ پھر جاے قضا

جنگ گر کوئی کرے سلطان سے
خانمان کو اپنے وہ ویران کرے

باغی سلطان جو ہو وہ ہو تباہ
روز اسکا مثل شب ہووے سیاہ

بیان علامت مدبری

چار چیزین ہین نشان مدبری
یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری

مشورت ابلہ سے کرنا اے پسر
اور دینا جاہلون کو سیم و زر

دوستون کی پند سے جو ہو ملول
اسکو مدبر کہتے ہین اور بوالفضول

جسکو دنیا سے نہو عبرت یہان
نفرت اس مدبر سے کرتا ہے جہان

مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے
دیو ملعون کرتا ہے گمرہ اسے

جاہلون کو جو کہ دیوے سیم و زر
مقبلون مین کب ہو داخل اے پسر

ہو اگر جاہل جہان مین زر بکف
صرف بیجا سے کرے زر کو تلف

دوستون کی پند کب مدبر سنے
ترک کردے دوستی کو جہل سے

حال دنیا سے جو ہو عبرت تجھے
کون مدبر خلق مین تجھکو کہے

عقل سے جس شخص کو ہو آگہی
وہ نہین لیتا ہے راہ گمرہی

چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزین ہین بزرگ و معتبر
گر بظاہر خورد آتی ہین نظر

ایک دشمن ایک آتش اے پسر
اک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر

ایک دانش ہے مری بات تو نکو مان
خرد ان چیزون کو تو ہرگز نہ جان

جسکی آنکھون مین کہ ہو دشمن حقیر
ایک دن دام بلا مین ہو اسیر

ذرۂ آتش کبھی جو سر اُٹھائے — کیا عجب گر ایک عالم کو جلائے
علم کم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار — کس سے قدر علم کا ہووے شمار
رنج اندک کی بھی تو تدبیر کر — ورنہ پچھتائے گا آخر اے پسر
کیجیے جلدی علاج درد سر — کیونکہ مجنون آہمین ہوئیگا ہے ڈر
بات سے دشمن کی تو رہ پُرحذر — تا نہ آفت آئے تیری جان پر
تھوڑی آتش کو بجھا سکتا ہے آب — لیک کیا چارہ ہے وقتِ التہاب

بیان مذمت خشم و غضب

چار چیزیں ہوں جہاں اے مہربان — چار چیزیں اور ہوں موجود وان
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب — ہو پشیمان خشمگیں انسان ہو جب
کبر سے ہوتی ہے پیدا دشمنی — باعث خواری ہے بس کاہل تنی
کام جب انسان لجاجت سے رکھے — آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے
جو کوئی غصے سے کام اپنا رکھے — جز پشیمانی نہ ہو حاصل اُسے
کبر سے سر کو اُٹھائے کوئی جب — اُسکے ہو جاتے ہیں دشمن دوست سب
کاہلی ہو جس کے جسم و روح کو — تیشۂ خواری سے وہ مجروح ہو
اپنے غصے کو نہ کھائے جو مدام — اُسکو پڑ جائے پشیمانی سے کام
جو کہ تن پرور ہے اور سستی کا گھر — کب وہ ہے انسان وہ ہے گاؤ خر

چار چیزوں کی بے ثباتی اور اُنسے پرہیز کرنے کا بیان

چار چیزوں میں نہیں اصلا بقا — اسکو گوش دل سے سن اے خوش لقا
بے بقا ہو جور سلطان زمان — بعد اُسکے ہے عتاب دوستان
تیسرے ہے اے پسر مہر زنان — صحبتِ ناجنس چوتھی ہے عیان
جب رعیت پر کرے سلطان ستم — ملک میں وہ کم بقا ہو یک قلم

دوستون کا تجھپہ گر ہووے عتاب — کم بقا ہے وہ بشکل نقش آب
گرچہ عورت عاشق و شیدا رہے — آپڑے تنگی اگر شکوا کرے
گرچہ ناجنسون مین بیٹھے آدمی — خاک ہووے آئینے اسکی ہمدمی
زاغ فارغ جونکہ بوئے گل سے ہے — اسکو نفرت صحبت بلبل سے ہے
صحبت ناجنس بس جانکاہ ہے — ہر کوئی اس حال سے آگاہ ہے
سامنے آئے کوئی ناجنس اگر — بھاگ مثل باد اسکو چھوڑ کر

اس امر کا بیان کہ چار چیزون سے چار چیزونکا کمال ہوتا ہے

چار شے کو چار شے سے ہو کمال — یاد رکھ تجکو اگر ہووے خیال
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال — دین کو حاصل عمل سے ہو کمال
دین ترا پرہیز سے کامل رہے — ہووے نعمت شکر سے حاصل تجھے
عقل سے دانش ہو کامل ہر یقین — بے عمل دیندار ہو سکتا نہین
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال — غافلون کے واسطے ہے گوشمال
ناسپاسی مین ہو نعمت کا زوال — بہرہ شاکر ہے نعمت کا کمال
علم سے بے عقل کو حاصل نہین — کر حذر اس سے کہ جو عاقل نہین
بے خرد دانش ہے بیکار اے پسر — علم ہے مرغ اور خرد ہے بال و پر
جو کہ عالم ہوکے ہووے بے عمل — بیگمان ہے عقل مین اسکی خلل

ان امرون کا بیان جنکا پھرنا محال ہے

چار چیزین ہین کہ وہ جسدم گئین — پھیر جو لائے کوئی ممکن نہین
اک سخن وہ جو زبان پر آگیا — اور ناوک جو کمان سے ہو جدا
بات جو کہدی نہین پھرتی کبھی — رد بھی کر سکتا قضا کو ہر کوئی
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی — ویسے ہی یہ عمر جو ضایع ہوئی

جو تامّل بات مین کرتا نہین ۔ پھر ندامت سے اُسے چارا نہین

قطعہ

جو سخن لب پر ترے آیا نہین ۔ اُسکو کہہ سکتا ہے تو پروا نہین
لیک منھ سے بات جو نکلی کہین ۔ غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہین

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو ۔ جا کے پھر آتی نہین ہر مان تو
رد نہین کر سکتا ہے کوئی قضا ۔ راضی ہی ہونا قضا سے ہے بجا
عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پسر ۔ جائیگی تو پھر نہ آئیگی نظر
ہووے دنیا مین جسے فکر امان ۔ بند رکھے وہ سدا اپنی زبان

بیان خموشی و سخاوت

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز ۔ یاد رکھ ان باتونکو تو اے عزیز
خامشی جس شخص کا یان پیشہ ہو ۔ ہو وہ ایمن کب اُسے اندیشہ ہو
خامشی سے ایمنی تجھکو ملے ۔ جو کہ ہو خاموش وہ ایمن رہے
ہو سخی کو سروری اے نیکنام ۔ شکر نعمت کو بڑھاتا ہے مدام
جو کہ یان رکھتا ہے خاموشی کا پاس ۔ ایمنی کا پہن لیتا ہے لباس
مانگتا ہے گر امان اے نیکنام ۔ کر تو خلق اللہ سے نیکی مدام
جسکو ہووے عادتِ جود و کرم ۔ اُسکو خلق اللہ جانے محترم
نیک یا بد جو کوئی کرتا ہے کام ۔ واسطے اُسکے سمجھ اے نیکنام
اے برادر بندۂ معبود ہو ۔ صاحبِ لطف و سخا و جود ہو
کر سدا انجلِ بخیلان سے حذر ۔ تا جہنم مین نہ ہو تیرا گذر

جو چیزین خرابی کی باعث ہین اُنکا بیان

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز
سمجھے گا اِس نکتہ کو اہلِ تمیز

چار باتین یہ ہون جسمین آشکار
اُسکے لاحق ہوتی ہین باتین یہ چار

خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو
رہتا ہے تنہا وہ مستغنی ہو جو

جو نہین رکھتا خبر انجام سے
ہو پشیمان آخر اپنے کام سے

احتیاطِ کار کا ہو جسکو دھیان
خوش رہے دُنیا مین وہ دائم مہربان

رکھتا ہے بدخوئی سے جو شخص کام
دوست کرتے ہین گریز اُس سے تمام

چار چیزین جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہین اُنکا بیان

چار شے سے آئے انسان پر شکست
اپنے گوشِ دل سے سُن اے حق پرست

دُشمن بسیار و قرض بیشمار
جُرم بے حد اور اقارب کی قطار

ہووے گر مسکین کوئی غرقِ دام
غصّہ اُسکا خون پی جائے تمام

جسکے دشمن ہون بہت وہ ہو تباہ
دونون چشم صاف اُسکی ہون سیاہ

لڑکے بالے جسکے ہووین بیشمار
نالہ و زاری سے ہووے زیر بار

مذمت زنان و صبیان

چار چیزین ہین بُری اے نیک خو
یاد رکھ اِنکو اگر عاقل ہے تو

عورتون سے رکھنا امیدِ وفا
یاد رکھ اِسکو کہ ہے از بس بُرا

اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی
صحبتِ طفلان ہے اِس سے بھی بُری

مکرِ دُشمن سے ہے چوتھی ایمنی
کام کیا دشمن کو غیرِ دشمنی

بیان عطاہاے حق

چار چیزین ہین عطاے ذوالمنن
گوش جان و دل سے سُن اے سیم تن

فرض خالق کو بجا لائے پسر
بعد ازان مان باپ کو راضی تو کر

کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاد | اور کر تائید خلق نامراد

بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہے ان چار چیزون سے حیات | یہ نصیحت یاد رکھ اے نیکذات
سننا آواز خوش و مرغوب کا | اور جمال ماہرو کا دیکھنا
تیسرے ہے مال و جان کی ایمنی | جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی
جسکی حاصل ہو مراد دل تمام | عمر مین اُسکی ہو افزونی مدام

حیات کے گھٹ جانیکا بیان

عمر کو کردیتی ہے کم پانچ چیز | یاد رکھ یہ بات اے طفل عزیز
خواہش دنیا کا پیری مین خیال | اور غریبی اور رنج اے خوش خصال
مُردے پر ڈالے گا جو اپنی نظر | عمر گھٹ جائے گی اُسکی بیشتر
پانچوین ہے خوف و ترس دشمنان | عمر کو ان باتون سے پہونچے زیان
دشمنون کا خوف ہو جسکو مدام | اک طرح رہتا نہین ہے اُسکا کام
ڈر خدا سے اور نہ تو دشمن سے ڈر | تا رہے دشمن سے بے خوف و خطر

بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہون کو بُری ہے چار چیز | یاد رکھ اُسکو جو رکھتا ہے تمیز
مملکت مین ہو اگر جور امیر | کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر
رنج ہو شہ کو جو خائن ہو دبیر | ہے برا زورون پہ گر آئین اسیر
ملک پر گر ہو امیرون کا ستم | بادشہ کو ہووے بیشک رنج و غم
جب کہ غافل ہو وزیر بے خبر | بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر
کاتب دیوان اگر بدراہ ہو | کیا عجب ہو رنج قلب شاہ کو

زور حاصل ہوا اسیرون کو اگر ۔ ملک مین ہون فتنہ برپا سربسر

ہو صلاحیت جو حاصل شاہ کو ۔ ہاتھ اسیرون کا وہین کوتاہ ہو

گر نہ ہووے عاقل و دانا وزیر ۔ بادشہ کو اُس سے ہو رنج کثیر

گر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر ۔ ملک سارا ہووے ویران سربسر

آبرو گھٹنے کا بیان

خصلتین ہین پانچ اُنسے گر حذر ۔ آبرو پر اپنی گر رکھے نظر

کہہ نہ تو ہرگز سخنہائے دروغ ۔ جھوٹ سے حاصل نہووےگا فروغ

اے پسر سردار سے تو کر نہ جنگ ۔ آبرو جائیگی اور ہوویگا تنگ

جو نہین کرتا ہو مردم سے ادب ۔ آبرو کھووے اگر وہ کیا عجب

ہو سبکسار و نہین بھی داخل تو ۔ کیونکہ مٹ جاتی ہے اسمین آبرو

تو کبھی ستہ دار دشمن کا نہو ۔ آبرو اپنی حماقت سے نکھو

ہو اگر تجھکو بھی خیال آبرو ۔ چاہیے حاصل کرے خلق نکو

جو کہ آہنگ سبکساری کرے ۔ خلق مین کیا آبرو اُسکی رہے

جھوٹھی باتین خلق سے ہرگز نہ کر ۔ ہووے فکر آبرو تجھکو اگر

رہ خباثت سے ہمیشہ آپ دور ۔ تا کہ حاصل ہو ترے چہرے کو نور

تجھکو گر ہو شوق نام نیک کا ۔ تو کسیکو تو نہ کہہ ہرگز برا

تا نہووے دہر مین اندوہگین ۔ خلق سے تجکو حسد اچھا نہین

آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزون سے ہو زائد آبرو ۔ اپنے گوش دل سے سُن رکھ اسکو تو

اہل زر ہو کر سخاوت گر کرے ۔ آبرو تیری زمانے مین بڑھے

بردباری اور وفاداری تو کر ۔ آبرو بڑھتی ہے اِس سے بیشتر

کام جو رکھے سخا و جود سے ۔ دن بدن بس آبرو اُسکی بڑھے

کام مین اپنے جو ہو مشغول تو ۔ کیا عجب بڑھ جائے تیری آبرو

آبرو تیری سخاوت سے بڑھے — بے خرد ملعون ہووے بخل سے

خلق و شیب پر جو کرتا ہے کرم — آبرو بڑھتی ہے اسکی دمبدم

ہو ہمیشہ بردبار و باوفا — تاکہ ترخ کو تیرے حاصل ہو صفا

دشمنوں سے راز تیرا ہو نہان — دوستوں پر بھی ہووے گر عیان

سٹر مساوی ہے اگر تجکو پڑے — صرف تو مال امانت کو نہ کر

دوسرون کے عیب کو ظاہر نہ کر — تا نہان ہو عیب تیرا سر بسر

رکھ ہولے دل سے تو ہرگز نہ کام — تا نہ ہو تجکو پشیمانی مدام

تاکہ تو عالم مین ہووے سرفراز — ہاتھ اپنے کر نہ ہر جانب دراز

قدر کر انسان کی اے حق شناس — تا ہو تیری قدر کا اورونکو پاس

جو کہ ہے بے قدر و بے غیرت یہان — اسکو تو مردہ سمجھ لے بیگمان

ہو قناعت کی نہ جسکے دل مین جا — کیا تونگر سیم و زر سے ہو بھلا

ہو جو حاصل تجکو دشمن پر ظفر — رحم کر اور جرم اسکے عفو کر

ور خدا سے تو سمجھتا ہے با وقار — اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار

ہو جہان مین با تواضع با ادب — صحبت پرہیزگاران کر طلب

خلق کے آزار سے تو دور رہ — تا ہنرمندون مین تو مشہور ہو

زہر حرص و بغض و کینہ ہے مدام — صبر و علم و حلم کا تریاق نام

صحبت تریاق ہے دانا سے دہر — اور ہے نادان قاتل مثل زہر

زہر سے تریاق دیتا ہے نجات — زہر سے حاصل نہین ہوتی حیات

ہر عمل سے نان کا دینا ہے خوب — دوستون پر کھولنا در کا ہے خوب

تو اگر دانا ہے ور اہل ہنر — جان نادان آپکو تو اے پسر

بیان علامت نادان

مرد نادان مین ہین ظاہر دو نشان — صحبت طفلان کا اور میل زنان

بیان صفت زندگانی

زندگی مین ناخوشی اے دل جو ہو
خوے بد سے ہووے حاصل مرد کو

اے پسر بدکار جو ہو بالیقین
اُسکو مُردہ جان وہ زندہ نہین

عیب تیرا جو کوئی تجھ سے کہے
وہ ضلالت سے تجھے باہر کرے

جو کہ ہو دُنیا مین تیرا رہنما
اُسکا اِحسان مند ہونا ہی بجا

ہین وہی اہل خرد اے حق شناس
ہوتا ہے خلق وحیا کا جنکو پاس

ہے یہ لازم راز دل ظاہر کرے
اک حکیم کامل ور اک یار سے

کام تیرا ہو درست اے نیکنام
رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنا کام

زن سے تو صحبت نہ رکھا کر مدام
راز دل اُس سے چھپایا کر مدام

شرع مین جو بات ہووے ناپسند
اُس سے تو پرہیز کر اے ہوشمند

حکم حق سے ہے جو کچھ تجھپر حرام
دور رہ اُس سے کہ ہووے نیکنام

جب کہ دے اللہ تجکو سیم وزر
کر سخاوت اور بخیلی تو نہ کر

تازہ رو و خوش کلامی سے مدام
ہو سخی مشہور تو نزد عوام

موت کا تو غم نہ کر اے بوالہوس
وقت پر کیا کام آئے پیش و پس

غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ
کینے سے ہر وقت سینہ پاک رکھ

کر نہ تکیہ اپنے تو کردار پر
رکھ نظر تو رحمت غفار پر

نیک خلقی ہے نہایت خوب چیز
خلق خلق نیک کو رکھے عزیز

اپنے کو کم جان سب سے اے خلف
تھی یہی آرایش اہل سلف

قید شہوت مین جو کوئی شاد ہے
بندہ جان اُسکو اگر آزاد ہے

گرچہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال
یاد رکھ اُس سے نہ کر ہرگز سوال

در پہ ناکس کے نہ جا تو اے پسر
دیکھ کر بھی تو نہ پوچھ اُسکی خبر

کارسازی ابلہون کی تو نہ کر
کام سے اپنے ولیکن اُنکے ڈر

دشمنون سے احتراز کرنے کا بیان

اے پسر دو شخصون سے پرہیز کر
جنگ جو دشمن سے کر پہلے حذر
اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ
بات انسان کو نہ کہہ سخت ای پسر
ہین وہی خوشخو وہی ہین اہل او
بات اچھی ہو تو سب ہے بے نوا
غصہ کا کھانا ہی سرداروں کا کام
ہو نہ مردم سے موافق جو بیان
بے حیا اور شوخ جو ہووے پسر
مانگتا ہے گر ملامت سے امان

تا نہ پہونچے تجھکو دنیا مین ضرر
یار ناداں سے بھی تو پرہیز کر
یار ناداں سے سدا مہجور رہ
تا نہ پھر جائین وہ تجھسے سر بسر
جو کرین انصاف اور مانگین نہ داد
اس سے بہتر ہے کہ پہنا ہین قبا
تلخ ہے لیکن ہے شیرین تر مدام
تلخ اُسکی زندگی ہے بیگمان
کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگہر
تو ہو مردم ہمنشین زیرکان

جن چیزون سے خرابی آئے اُنکا بیان

خصلتین ہین آٹھ خواری کی سبب
ایک تو شل مگس اے مہربان
بے طلب دعوت مین گر جائے کوئی
اور وہ جو جاکے گھر مین غیر کے
کام کرنا قول پر دو شخص کے
جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے
جو نہین سنتا ہو تیری بات کو
اپنی حاجت کہہ نہ دشمن سے کبھی
گر کمینون سے نہ تو ہرگز سوال
کودک و زن سے نہ کھیلا کر سدا

یاد رکھ اُنکو بیان کرتا ہون اب
بے طلب ہونا کسی کا میہمان
تو نہ اُسکو دھیان مین لائے کوئی
بے سبب بے وجہ سرداری کرے
جو ہمیشہ جنگ مین ہون جہل سے
کیا عجب ذلت اگر ہووے اُسے
سو زبانین بھی ہون تو خاموش رہ
اس سے خواری بھی ہے دنیا مین کوئی
تا کہ خواری سے نہو تجکو ملال
تا نہووے خوار و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش

چیز وہ جو دہر مین مرغوب ہی — ایک تو یار اور طعام خوب ہے
خوب جو یار موافق ای جوان — اور وہ مخدوم جو ہے مہربان
بات جو تو راست کہتا ہی کہین — خوب تر عالم سے ہی کچھ شک نہین
جسکی قیمت ہووے عالم سے سوا — عقل کامل نام ہے اُس چیز کا
دشمن حق کو عدو جان ای خلف — کیونکہ ہی سبکی رجوع اُسکی طرف
عیب کے اظہار مین کیا تجکو سود — کب نظر آیا ہے تجہہ بے غدود
مانگ مطلب اپنی حق سے ای پسر — ہاتھ مین کب خلق کے ہی خیر و شر
کس سے بندے کی مدد ہو غیر رب — غیر حق سے تو نہ کر یاری طلب
خوف خالق جسکے دل مین گھر کری — بیگمان خلق جہان اُس سے ہی ڈرے
کر بری باتون سے بند اپنی زبان — تاکہ تو ابلیس سے پائے امان

جن چیزون پر اعتماد نہین اُنکا بیان

پانچ شخصون مین نہین ہی پانچ چیز — یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
معتمد ہوتا نہین ہی جب ملوک — سمجھین گے اس بات کو اہل سلوک
بامروت سفلہ کب ہووی کوئی — ہووے بدخو کو نہ ہرگز سروری
جسکے سینے مین حسد ہو اے پسر — رحمت حق کب ہو اُسکی جان پر
جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ — کب وفاداری مین ہو اسکو فروغ

بیان نصیحت و خیر اندیشی

عادت ان باتون سے جو رکھے کوئی — صاحب بخت و سعادت ہو وہی
عیب انسان کا اگر ہووی عیان — بند کر لیوے ملامت سے زبان
زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب — راہ پر لا اُسکو تا پائے ثواب
دور رکھ رحمت کو اپنی خلق سے — بوجھ اپنا رکھ نہ سر پر غیر کے

بیان تسلیم

رستگاری کا جو تجھکو شوق ہو — منھہ نہ اُن باتون سے پھیرا ہی کبھو

دیکھنا حکم قضا کو چاہیے — ڈھونڈھنا دل سے رضا کو چاہیے

اور نہ کرنا غیر پر جور و جفا — ہین یہ باتین جسمین ہو اہل صفا

جسکو ہووے دانش و عقل و تمیز — غیر راہِ حق پہ کب دے کوئی چیز

ایسا صدقہ ساتھہ ہے جسکے ریا — ہو نہین سکتا ہے مقبول خدا

گر عمل خالص نہ ہووے مثل زر — کھوٹے پر صراف کی کیا ہو نظر

تاکہ تو دنیا مین دولتمند ہو — دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو

بیان کرامت حق

ہے کرامتہاے حق یہ چار چیز — یاد رکھ یہ بات اے اہل تمیز

ایک تو صدق زبان وقت کلام — دوسرے حفظ امانت ہی مدام

پھر سخاوت کو سمجھ فضل الٰہ — غور کر اس مین جو رکھتا ہے نگاہ

تو نہ ہو ہرگز مصاحب سود خوار — کیونکہ ہے وہ دشمن پروردگار

جسکو دین اللہ نے چیزین یہ چار — ہے وہ بیشک مومن و پرہیزگار

جسنے ظاہر راز کو تیرے کیا — پُر حذر رہنا ہی بس اُس سے بجا

جو کہ ہووے مانع عشر و زکات — یا ادا غفلت سے کرتا ہو صلوات

ایسے شخصون سے مناسب ہے حذر — تا نہ پہونچے نار دوزخ سے ضرر

غصہ کھانے کا بیان

عمر کی لذت کی گر خواہش رہے — کر حذر ہر وقت خشم و قہر سے

خلق کی خو ناموافق ہو اگر — اپنی خو کو تو موافق اُسکے کر

تکیہ دولت پر نہ کر اے نیکذات — یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات

جب نہین ممکن قضا سے بھاگنا — راضی ہے ہونا قضا سے ہی بجا

گر ہوئی حاصل نہ تجھکو کوئی چیز — اس مین بھی خرسند ہو تو اے عزیز

ہو موافق دوستون سی تو مدام / تاکہ حاصل ہون تری مطلب تمام

بیان جہان فانی

دیر فانی مین وُہی ہے معتبر / ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر

بیوفا ہے یہ جہان اے نیکنام / جور سے ہے مہر سے کیا اِسکو کام

جسنے غم مین کی ہو غمخواری تری / گر شریک اپنا کیا اُسے شادی مین بھی

روز نعمت مین ہو تو جسکا شریک / روز محنت مین وہ ہو تیرا شریک

جب عطا دولت کرے تجکو خدا / دوستون سے بھی مُدارا ہی بجا

جو کہ غم مین تیرے یار غم رہا / ہووی شادی مین بھی وہ ہمدم ترا

بیان معرفت اللہ

گر تو حاصل معرفت کو ای پسر / تاکہ پاوے اپنے خالق کی خبر

جو کہ خالق کا ہو عارف باصفا / وہ فنا مین دیکھ لے اپنی بقا

جو نہین عارف نہین زندہ کبھی / قربت حق اُسکو حاصل کب ہوئی

معرفت جس شخص کو حاصل نہو / کس طرح حاصل کرے مقصود کو

نفس کو اپنے جو پہچانے دلا / حق تعالے کو تو جانے باعطا

ہی وہی عارف جو ہووی حق شناس / جو نہ ہو عارف وہ ہووے ناسپاس

سینے مین عارف کے ہو مہر و وفا / کام عارف کے ہون سارے باصفا

معرفت جس شخص کو بخشے خدا / غیر حق کے ہو نہ اُسکے دل مین جا

ہووی کیا عارف کو دنیا کا خیال / اُسکو اپنا بھی نہین ہوتا خیال

ذات حق مین ہوتا ہی عارف فنا / گر نہ ہو فانی تو عارف کب ہوا

رکھتا ہی عارف سدا مولی سی کام / اُسکو کیا دنیا سی کیا عقبیٰ سی کام

ہمت عارف بقا باللہ ہی / کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہی

بیان مذمت دنیا

دیکھیے دنیا کی اب کس سی مثال / ہی یہ دنیا صورت خواب و خیال

جس گھڑی بیدار ہو تو خواب سے ۔ چیز کوئی بھی نہ حاصل ہو سکے
ویسے ہی وہ شخص جو ناگہ ہوا ۔ کچھ نہ ساتھ اپنے جہان سے لیگیا
شوہرزن ہے جہان بے وفا ۔ اپنے شوہر کو لبھاتی ہے سدا
مرد کو آغوش مین دیتی ہے جا ۔ مکر سے لیکن ہے دل اُسکا بھرا
خواب مین شوہر کو وہ پاتی ہے جب ۔ کام کرتی ہے تمام اُسکا وہ تب
چاہیے تجکو غضنفر بیشتر ۔ ایسی مکارہ سے رہنا پُر حذر

بیان ورع

عمر کر پرہیزگاری مین بسر ۔ چاہتا ہے گر کہ ہووے معتبر
شہر دین آباد کرتا ہے ورع ۔ لیک کرتی ہے اُسے ویران طمع
جسکو ہو پرہیزگاری کا خیال ۔ اُسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال
ہو ورع سے اہل عالم رستگار ۔ ہووے رسوا گر نہین پرہیزگار
ہو ورع سے جو کوئی آراستا ۔ کرتا ہے ہر کام وہ بہرِ خدا
جسکو حق کی دوستی کی ہو طمع ۔ شبہ کیا کاذب ہے گر ہو بے ورع

بیان تقوی

جانتا ہے دہر مین تقوی ہے کیا ۔ ترک شبہات و حرام اے خوش لقا
جو کہ زائد ہو اگر ہووے حلال ۔ جانین گے اہل ورع اُسکو وبال
جب ورع ہو اور ہو علم و عمل ۔ کب ترے اخلاص کو پہونچے خلل
ناگہان سرزد جو ہووے تجھسے گناہ ۔ توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ
جب گناہِ نقد سرزد ہو گیا ۔ توبہ نسیہ سے ہووے نفع کیا
کاہلی بھی ہے انابت مین خطا ۔ اور امیدِ زندگی بے وفا

بیان فوائد خدمت

گر سدا خدمت تولے عالی نژاد ۔ تا ہو تیرے زیر ران اسپ مراد

جو کوئی یان خدمتِ مردان کری | اسکی خدمت گنبدِ گردان کرے
جو کہ خدمت کے لیے باندھے کمر | ہووی آفاتِ جہان سے بے خطر
صاحبو کمی جو کوئی خدمت کرے | حق اُسے دولت دے اور حرمت کری
ہونگے وا خدام پر جنت کے باب | حشر کے دن بے عذاب و بے حجاب
حشر مین خادم ہون اخوان کے شفیع | ہووی جنت مین مقام انکا رفیع
ہووے خادم عاصی و مفلس اگر | عابدِ ممسک سے ہے وہ خوبتر
دیتا ہے خادم کو حق مستعان | اجر و مزد صائمان و قائمان
بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر | پائے نخلِ معرفت سے وہ ثمر
جو کہ خادم ہے وہ پاتا ہے جنان | اُسکو حاصل ہو ثوابِ غازیان

بیان صدقہ

تا امان دے تجکو قہرِ کردگار | صدقہ دے ہر دم نہان و آشکار
صدقہ دے ہر بامداد و ہر پگاہ | تاکہ دے خالق بلاؤن سے پناہ
خیر کی جس شخص کو عادت رہے | بیشک و بے شبہہ عمر اُسکی بڑھے
خلق پر نیکی کرے جو بے گمان | خلق مین ہے بہترین مردمان
خلق کو جس سے ضرر پہونچا ذرا | خلق مین اُس سے نہین انسان برا
جو نہین دیندار کب ہو رستگار | عقل اُسکو کب ہے جو ہے نابکار
گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی | کفر ہے قہرِ خدا سے ایمنی
بے ورع کب صاحبِ ایمان ہوا | بے حیا کب صاحبِ احسان ہوا
جو ہے بے توفیق کیا توبہ کرے | گر نہین تحقیق کیونکر حق ملے

بیان تعظیم مہمان

خاطر مہمان کو تو کر اختیار | میہمانی ہے عطائے کردگار
اپنی روزی آپ لائے میہمان | اور لے جائے گناہِ میزبان

جو کوئی رزاق کے دشمن سے ہو | اور اُسکے میہمان مسکین سی ہو

اے برادر رکھ تو مہمان کو عزیز | چشم حق مین تا کہ تو بھی ہو عزیز

جو کوئی مہمان کی خاطر کرے | واسطے اُسکے در جنت کھلے

آمد مہمان سے جو ہووے ملول | اُس سے آزردہ ہو اللہ و رسول

جو کوئی یان خدمت مہمان کرے | آپ کو شایستۂ یزدان کرے

دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے | بہرہ پاے لطف سے اللہ کے

تو تکلف دور کر اے میزبان | تاکہ مہمانی نہ ہو تجکو گران

اے پسر مہمان کی اعزاز کر | در کو تو کھانے پہ بھی باز کر

میہمانی ہے عطاے کریم | جو پھرے اُس سے وہ ہوجاے لئیم

تو گرہ مین زر نہ رکھ عارف جو ہو | بند مہمان پر نہ کر دروازے کو

دوسرے کا تو نہ ہو مہمان کبھی | میہمان سے تو نہ ہو پنہان کبھی

لطف مہمان پر کرے جو صبح شام | دہر مین بیشک وہ ہووے نیکنام

جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو | تجکو لازم ہے کہ تو دے کھانے کو

اے پسر زائد ہو یا کہ ہووے کم | چاہیے درویش پر کرنا کرم

گرسنون کو نان دے بہر خدا | تا بہشت عدن مین ہو تیری جا

برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر | رحمت حق ہووے تیری جان پر

کپڑے پہنائے اگر تو عور کو | رخ ترا کونین مین پُر نور ہو

کام تجھ سے نکلے گر محتاج کا | سر ترا شایستہ ہووے تاج کا

بخت و دولت جسکے ہو جاتی ہین یار | کرتا ہے نیکی نہان و آشکار

کھانا ہرگز اے پسر نان بخیل | ہے بری مہمانی خوان بخیل

نان ممسک ہووے باعث رنج کی | ہوتی ہے وجہ صفا نان سخی

کب ہوئی نیکی خسیسون سے بھلا | سقف ویران کو ستون نے کام کیا

خیمہ کو اپنی طرف نسبت نکر | نیک کر تو دیکھ کر بد سے حذر

بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہین لا کلام — یاد خالق سے رہے غافل مدام

ہووے زائد گوئی عادت مین سدا — کاہلی ہووے عبادت مین سدا

اے پسر تو احمق و جاہل نہو — یاد خالق سے کبھی غافل نہو

یاد حق مین جو کوئی غفلت کرے — احمقی سے راہ باطل مین رہے

کر نہ نافرمانی حکم خدا — تا عذابون سے ہو محشر مین رہا

تابع شیطان نہو تو اے پسر — اور احمق کو نصیحت تو نہ کر

حکم یزدان مین نہ ہرگز مار دم — آپ کو ہر ایک سے تو جان کم

اے پسر نامحرمون سے کر حذر — کر نہ تو مالِ یتیمان پر نظر

راز کو کہنا نہ ہمدم سے کبھی — کیسا ہمدم کہ نہ اپنے دل سے بھی

تا کہ ہو آزاد و مقبول اے عزیز — بے طمع ہو دہر مین گر ہے تمیز

بیان علامت فاسق

خصلتین ہین تین فاسق مین عیان — دل مین اُسکے شر بھرا ہو بیگمان

خلق کے آزار پر رکھے نظر — اور قدم رکھے نہ راہ راست پر

بیان علامت شقی

تین باتین ہون شقی مین لا کلام — احمقی سے وہ سدا کھائے حرام

بے طہارت ہو نہ ہووے صبح خیز — ہووے اہل علم سے اُسکو گریز

کر نہ ہرگز دوری اہل علوم — دور تجھ سے تا رہے نار سموم

اہل عالم کی نہ کر ہرگز بدی — عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی

پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر — اور عذاب گور سے اندیشہ کر

بیان علامت بخیل

تین ہین ظاہر بخیلون کی نشان / یاد رکھنا تجھسے کرتا ہون بیان
سائلون سے وہ سدا ترسان رہے / بھوک کی شدت سے بھی لرزان رہے
رہ مین ملجائین جو خویش و آشنا / جلد لُند رہے اُنسے کہکر مرحبا
کس کو اُسکے مال سے ہو فائدہ / اُس سے حاصل ہووے کس کو فائدہ

بیان قساوت قلب

تین ہین پیدا نشان سخت دل / جس سے ہووے سنگ و آہن بھی خجل
ایک تو کرنا ضعیفون پر جفا / اور قناعت کا نہ کرنا دوسرا
پند و وعظ اُسپر نہین کرتے اثر / اُسکے دل پر کچھ نہ ہووے کارگر
جان سے مُردے ہین یہ اہل جہان / کب ہو کوئی ہمنشین مُردگان

حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو / زشت رویون سے نہ ہرگز مانگ تو
کام مومن کا اگر تجھسے پڑے / سعی کر اُس مین جو تجھسے ہو سکے
حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے / تجکو کچھ حاصل نہو دربان سے
تو وفات دشمنان سے خوش نہو / کان سے بھی سُن نہ ایسے ذکر کو

بیان کارہای نیک

کر قناعت اپنا پیشہ اے عزیز / فقر سے کوئی نہین گر تلخ چیز
صبح کو اُٹھکر تو استغفار کر / اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر
ہمدمون کی اپنے تو غیبت نہ کر / غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر
روز جب پیدا ہوا آثار سحر / توبہ کر اپنے گنہ سے اے پسر
جسکے دل مین ہو نہ خوف حق ذرا / اُسکو ہر شے سے ڈراتا ہے خدا

رد نہ کر ہرگز غریبون کا سوال | تا کہ سُن لیوے خدا تیرا سوال
حاجت کا ہی جو تیرے پاس مال | چھوٹ جاوے گر تو ہو رنج و ملال
حاجتمند کی چیز دے دے اے پسر | ساتھ اپنے کون لیجاتا ہے زر
دہر سے اسکے سوا حاصل نہین | کپڑے دس گز اور اک دو گز زمین
راہ حق مین جو دیا وہ ہے ترا | باقی بلاے جان جو تجھ سے رہگیا
تھوڑے مین خالق سے جو راضی رہا | اُسکی حاجت کو خدا بر لائیگا
پل کی صورت ہی جہان بیوفا | جلد ہی اُس سے گذرنا ہی بھلا
جو کہ کرتا ہے سر پل پر مقام | ہی وہ دیوانہ نہین اسمین کلام
مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا | مال و زر مومن کو ہے رنج و عنا
فقر و درویشی ہی مومن کو شفا | آئین حاصل ہو وے مومن کو صفا
فی الحقیقت ہین عدو اولاد و زر | ظاہر ہین نور آنکھون کے اگر
اِنما اولادکم کو یاد کر | تجھسے چھٹ جائینگے یہ سب مال و زر
بود و نبیا سے نہین مردونکو سود | انکو کیا اندیشہ نابود و بود
صدق سے جو دل کو صاف اپنے رکھے | کافی ہے اک خرقہ اک لقمہ اُسے
جو کہ ہین بندہ زیادت مین مدام | وہ نہین اہل سعادت لا کلام
جان دیدیتے ہین جو مرد خدا | آسمان پر مارتے ہین پشت پا
رکھتا ہی جو کچھ رہِ حق مین دے دے | تا کہ جو کچھ چاہیے تجکو ملے

بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت مین اگر کوشش کرے | بعد شدت تجکو آسایش ملے
تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی | دوزخی ہوتا نہین مرد سخی
ہو سخی کے چہرہ مین نور و صفا | ہو وہ جنت مین قرین مصطفےٰ
حق نے لکھا ہی در فردوس پر | اسخیا کی یہ جگہ ہے سر بسر
ہو جہنم سے سخی کو کام کیا | قعر دوزخ مین بخیلان کی ہی جا

کار اہل بخل سب تلبیس ہین — وہ سقر مین ہمدم ابلیس ہین
ہوئے ممسک کا گذر سوی بہشت — بلکہ اُسکا دیکھو تجھی کب ہوی بہشت
گوش دل سی سُن سقر جسکا ہی نام — اہل کبر و بخل کا ہووی مقام
تو سخاوت مین سدا مشہور ہو — بخل سے اور کبر سے تو دور رہو
ہو سخی اور تو تواضع پیشہ کر — تا کہ ہووے دل ترا آبا بندہ تر

بیان کارہاے شیطانی

خصلتین ہین چار شیطانی یہان — جو کہ رحمانی ہو اُسپر ہو عیان
ایک سی آجاے زائد چھینک اگر — فعل شیطانی ہی بیشک ای پسر
خون بینی عشوہ شیطان سی ہے — کیونکہ شیطان دشمن انسان سی ہر
قے ہے اور انگڑائی ہی شیطانکا کام — بے خطر اُس سے نہ رہنا تو مدام

بیان علامات منافق

جو منافق ہین تو اُنسے دور رہ — کیونکہ ہے اُنکی جہنم مین جگہ
تین ہوتی ہین منافق کے نشان — جو کہ مقہوری کی باعث ہین یہان
جو کہ ہو پیمان شکن وعدہ خلاف — ہووی جسکے قول مین لاف و گزاف
مومنون کی وہ اطاعت کم کرے — اور امانت مین خیانت وہ کرے
کب منافق سے ہوا وعدہ وفا — کب ہی اُسکے چہرے مین نور و صفا
جو منافق ہو نہ ہووی وہ امین — یارب اُس سی پاک ہووے یہ زمین
تو منافق سے سدا پرہیز کر — تیغ اُس کے قتل پر تو تیز کر
گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو — کیا عجب جا اُسکی قعر چاہ ہو

بیان علامت متقی

تین ظاہر ہین نشان متقی
کب متقی ہی اُسکو ہی نسبت کوئی

اے پسر تو یار رہیار بد نہو
تاکہ تو مشغول کار بد نہ ہو

جھوٹی باتین متقی کرتا نہین
راہ باطل مین قدم دھرتا نہین

وہ حلال و پاک سی رکھتا ہی کام
کب وہ ہووی قیدی دام حرام

بیان علامت اہل جنت

خصلتین تین ہون جسمین عیان
اوسکو حاصل ہووی جنت بیگمان

شکر نعمت کر بلا مین صبر کر
تاکہ روشن ہو ترا دل اے پسر

جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ
نار دوزخ سے اُسے حق دی پناہ

جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے
اور گناہون سے سدا توبہ کرے

دمبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ
نار دوزخ سے نہ پائیگا پناہ

ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر
مفسدون سی اور بدون سی کر حذر

خیر اپنے ہاتھہ سے کر اے پسر
خیر کو تو وقف کر درویش پر

تو جو خود دے اک درم ہی فائدہ
بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا

دے دیا ہو تو نے جو کچھ پھر لے
گو کہ تو ہو جاے عاجز بھوک سے

یہ وہ صورت ہی کہ کوئی قے کرے
پھر کرے قصد اُسکے کھانیکے لیے

چیز کوئی گر پسر کو دے پدر
بیگمان نازان و خندان ہو پسر

مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا
پھیر کر تو پھر نہ لے جو دے دیا

اُن چیزون کا بیان جنسے دنیا مین خوش ہونا نہین چاہیے

شادی دنیا نہین ہی غم سے کم
فائدہ اوسکا نہین ماتم سے کم

نہی لاتفرح مین کچھہ تو غور کر
جاے شادی کب ہی دنیا اے پسر

دوست کب حق شادمانی کو رکھے
بات یہ مین نے سنی اُستاد سے

محنت و غم کا تو خوگر ہو مدام
سہے دلجو پھیر دل اے نیکنام

گر خوشی ہو فضل حق سے ہے بجا
ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا

ہے خوشی بندون کی یہ رنج و الم
جو فرح ڈھونڈھے ہوا اسکا یار غم

فکر اپنی سب کو ہووے اے پسر
کس لیے پیدا ہوا ہے فکر کر

نیست سے تجکو کیا خالق نے ہست
تاکہ تو عالم مین ہووے حق پرست

عمر بھر تو بندۂ معبود رہ
با سخا و با حیا و جود رہ

نصیحت و نتیجہ دین و دنیوی کا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اے پسر
نفس کو تو کر نہ بدخواب اے پسر

سو نہ ہرگز اے پسر تو وقت شام
کیونکہ ہے اسوقت کا سونا حرام

دھیان کر قول حکیمان پر ذرا
دھوپ اور سایہ مین سونا ہے برا

اے پسر تنہا نہ کر ہرگز سفر
کیونکہ اس مین تجکو ہو خوف و خطر

ہاتھ کو ہرگز نہ اپنے منھ پہ مار
عالمون سے بات یہ ہے یادگار

دیکھ تو شب کو نہ ہرگز آئینا
دن کو گر دیکھے نہین اسمین خطا

گھر اکیلا ہو جو اور تاریک ہو
چاہیے ہمدم کوئی نزدیک ہو

ہاتھ ٹھڈی پہ نہ مارا کر سدا
صاحب علم اسکو کہتے ہین برا

چارپایون کی اگر دیکھے قطار
درمیان اسکے نہ جا تو زینہار

کر سدا درگاہ خالق مین دعا
تا بڑھائے آبرو تیری خدا

تاکہ پائے عمر عالم مین سوا
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا

تا نہ روزی تیری کم ہو اے پسر
کر ہمیشہ تو گناہون سے حذر

جو کہ باندھے فسق و عصیان پر کمر
رزق اسکی ہووے نقصان و ضرر

رزق کم کر دیوے گفتار دروغ
بات مین کذاب کو کب ہو فروغ

خواب زائد ہووے فاقہ کا سبب
نیند کم کر کر تو بیداری طلب

آپ کو جو خواب مین عریان کرے
وہ تو اپنے رزق کا نقصان کرے

بول جو عُریان کرے ہووے فقیر ۔ اور ہووے ناتوان وزار و پیر

ہے جنابت مین بُرا کھانا طعام ۔ کام یہ کب ہے پسند خاص و عام

نان پارے پانؤن کے نیچے نہ ڈال ۔ حق سے نعمت کا جو کرتا ہے سوال

گھر کو جھاڑو دے نہ شب کو اے پسر ۔ خاک روبہ بھی نہ رکھ تو زیر سر

باپ مان کو گر پکارے لیکے نام ۔ نعمت حق تجھپہ ہو جاوے حرام

کر نہ تو ہر چوب سے ہرگز خلال ۔ تا نہ پڑ جاوے کہین تجھپر وبال

پاک ہاتھون کو نہ کر تو خاک سے ۔ ڈھونڈھ پانی ہاتھ دھونیکو لیے

بیٹھ جو کھٹ پر نہ ہرگز دھیان کر ۔ رزق گھٹ جاتا ہے اسمین سر بسر

پہلوے دیر بھی کبھی تکیہ نکر ۔ اے پسر ایسی خصلت سے حذر

جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ سی ۔ سیکھ ادب تو تا کہ ہووے آدمی

پونچھ دامن سے نہ اپنا منھ کبھی ۔ رزق گھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی

سیر کو بازار کی جایا نہ کر ۔ جب نہ آوے فائدہ اسمین نظر

منھ سے اپنے گل نہ کر ہرگز چراغ ۔ تا دھوان سے پُر نہو تیرا دماغ

اپنی داڑھی کو کسی دن اے پسر ۔ غیر کے شانہ سے تو کنگھی نکر

نان پارے لے فقیرون سے نہ مول ۔ فقر پاوے تو فقیرون سے نہ مول

دور کر مسکن سے تارِ عنکبوت ۔ کیونکہ وہ ہے باعث نقصان قوت

خرچ کر اندازے سے اے بے خبر ۔ اپنے زخمِ خشک کو تازہ نکر

دست رس گر ہو تو پھر تنگی نکر ۔ تا نہ قہر حق ہو تیری جان پر

بیان فائدہ صبر

صابرون مین تا کہ ہو تیرا شمار ۔ سختیون مین غم نکر گر ہون ہزار

تو اگر ہو آفتون مین ترش رو ۔ آپ کو پھر صابرون مین گن نہ تو

تو بلاؤن مین اگر صابر نہین ۔ پیش اہل صدق تو شاکر نہین

صبر کر ہرگز شکایت تو نکر ۔ تو نہ ہو شاکی خدا کا اے پسر

فخر درویشی نہین ہے گر ترا
تجکو اہل نعمت سے ہو ربط کیا

گر کرے تو کام حسب حکم رب
ہو وے حرمت تیری خدمت کی سبب

بندہ خدمت سے اگر عقبیٰ کو پاے
لیک حرمت کی سبب مولا کو پاے

خدمتی حرمت تو ہو آرام دل
ہو وے مقبل پند سے تون و آب و گل

گر ہون افعال تیرے برخلاف
صبر پانے تجھے زیبا ہی لاف

تجکو گر ہو وے خوشی کا انتظار
آنسوؤن مین صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفا تجرید سے
ہوتا ہے شامل وہ اہل دید سے

ترک دعوا کا ہے تجرید اے پسر
ہے یہی معنی تفرید اے پسر

ترک شہوت اصل ہے تجرید کی
قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی

ایکباری دے جو شہوت کو طلاق
کیا عجب تفرید مین ہو جا طاق

یاد کر ہرگز نہ غیر اللہ کو
تجکو تا تجرید کی امید ہو

اعتماد اللہ پہ جب ہو بیگمان
ہو وے مطلق اس گھڑی تفرید جان

بہر عقبیٰ پشت پا دنیا پہ مار
اور لباس فاخرہ تن سے اتار

ہو سعادت سے جو حاصل یہ مقام
صاحب تجرید ہو وے لا کلام

ہاتھ جب دنیا سے دھووے بہر حق
تب ملے تفرید سے تجکو سبق

ہو مجرد تو اگر تو مرد ہو
تا ملے ہر سر پہ جا تو گرد ہو

محو کبر و عجب و خود رائی نہو
قدر اپنی جان ہر جائی نہو

کور ہ انگشت سے رکھے جو کام
وہ دھوان سے ہو سیہ رو لا کلام

اور جو عطار کے بیٹھے قریب
تر دماغ اسکا ہو اور جاگے نصیب

ہمدمی صالح کی گر منظور ہو
رند اور قلاش سے رہ دور تو

گر نہ ہرگز اے پسر ظالم سے میل
یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل

ہو یہ لازم ظالمون سے کر گریز
تا جلا دیوے نہ تجکو نار تیز

صحبتِ ظالم بر نگِ نار ہے ‏— کیونکہ ہر گرِش تند خلق آزار ہے
صحبت صالح سے تو دیندار ہو ‏— صحبتِ فاسق سے تو بدکار ہو
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار ‏— وہ حریمِ خاص حق مین پاوے بار
رہ نہ ہرگز دور راہِ شرع سے ‏— اصل حاصل ہووے تجکو فرع سے
گر شریعت سے رکھے باہر قدم ‏— تو ضلالت مین پھنسے بے کیف و کم
رہرو راہِ ضلالت جو ہوا ‏— جہل سے محوِ بطالت جو ہوا
حق طلب کر کار بد سے دور رہ ‏— اور سخاوت مین سدا مشہور ہو
جو نہین چلتا ہے راہِ راست پر ‏— حشر مین اوسکی جگہ ہوگی سقر
راہ شیطان مین نہ رکھ تو گام کو ‏— تاکہ عالم مین نہ تو بدنام ہو
سالکِ راہ حقیقت کو مدام ‏— قہر سے مالک کے ڈر ہر صبح و شام
بر خلافِ نفس کر کام ای پسر ‏— تا جہنم مین نہو تیرا گذر

بیانِ بخششِ الٰہی

چار چیزین ہین کرامتہای حق ‏— جس مین ہو وین مجتمع وہ پاک حق
ایک تو وہ ہی کہ ہو وے راست گو ‏— اور سخی ہو اور تازہ رو بھی ہو
اور وہ رکھے امانت کا خیال ‏— اور نہ ہو اُسکو خیانت کا خیال
حق عطا جسکو کرے چیزین چار یہ ‏— پس وُہی ہے مومن و پرہیزگار

جو شخص دوستی کے قابل نہین اُسکا بیان

یار بد ہووے زبان کا ای پسر ‏— دوستی کی تو طمع اُس سے نکر
جو کہ ظاہر کرتا ہے تیری بدی ‏— یار تو اوسکو نہ جان اپنا کبھی
دوستی تو بادہ خوارون سے نکر ‏— کر ہمیشہ ایسے شخصون سے حذر
اور وہ منعم نہ دیوے جو زکات ‏— اُس سے کر پرہیز سن لے میری بات

سود جو مانگے تو اُس سے کر حذر
پانون پر تیرے رکھے وہ فرق اگر

ای پسر کر سود خوارون سے حذر
اونکا دشمن ہے خدا ای دادگر

جو کوئی انسان سے لیوے ربا
شان مین اوس کی نہ کہہ تو مرحبا

بیان غمخواری مردم

کر تو غمخواری ہمارا اے پسر
کیونکہ یہ ہے سنتِ خیر البشر

ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر
مجلسون مین خدمتِ اصحاب کر

کر یتیمون کی بھی غمخواری سدا
تا تری عزت کرے خالق ترا

جب کہ روتا ہے یتیم ای مہربان
عرش کو ہوتا ہے لرزہ ناگہان

جو یتیمون کو رولاتا ہے یہان
مالک اسکو پھونکیگا دوزخ مین وہان

جو ہنساتا ہے یتیم خستہ کو
اُسکا مسکن عدن مین ہو پیوستہ ہو

راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے
تجکو لازم ہے کہ دور اُس سے رہے

رکھ جوانی مین تو پیرون کو عزیز
تو بھی چشمِ خلق مین تا ہو عزیز

کر ضعیفون سے مدارا تو مدام
اِس جہان مین اولیا کا ہے یہ کام

تو اگر ہو سیر تو روٹی نہ کھا
تا نہووے تن مین مردہ دل ترا

حاسد کم بخت کو راحت ہو گیا
کاذب بدبخت مین ہو کب وفا

جان دشمن تو منافق کو سدا
تو ہو دشمن اوسکا اُسکے فعل کا

رہ ہمیشہ طالب قوت حلال
صاف تیرا دین ہو تو مثل زلال

جو کہ ہووے طالبِ قوتِ حرام
تن مین اُسکے مُردہ ہو دل لاکلام

بیان صلۂ رحم

بے خبر خویش واقارب کی سدا
عمر تیری اِس سے ہو جائے ہوا

بد ہین تیرے اقربا گر بیگمان
چیز قطع رحم سے بدتر کہان

اپنے خویشون سے جو بیگانہ رہا
ہو بدی مین نام افسانہ ترا

بیان فطرت

کیا ہی مرد کے کچھ بھی ہی تجکو خبر
خوف حق سی دل مین ڈرتا ہی پسر

جو کرے قبل گنہ توبہ سدا
اُسکی طاعت معصیت سی ہو جُدا

نیکمردون کا کرے جو کوئی کام
اور ضعیفون پر کرے احسان مدام

اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا
وہ سخی ہو تنگدستی مین سدا

صحبت مردان مین رہ تو ای پسر
تا تجھے فضل خدا آئے نظر

جسمین مردانِ خدا کا ہو نشان
عیب دشمن کب کہے اُسکی زبان

مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک
ہو غم دشمن سے بھی اندوہناک

مرد کب انصاف کا طالب ہوا
گر ہوا وہ مورد ظلم و جفا

جو کہ رکھے راہ مردان مین قدم
ہو مرادِ نفس کا او سکو نہ غم

اے پسر پہلے تو کر ترک مراد
اپنی کی راہ لے پھر ہو کے شاد

بیان فقر

فقر کیا ہے گر نہین تجکو خبر
مین بیان کرتا ہون تجسے ای پسر

بے نوا گر ہووے کوئی دل مین
منعمی دکھلاے اپنی خلق مین

گرسنہ ہو اور بھرے سیری کا دم
اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم

جو کہ ہو زار و ضعیف و ناتوان
وقت پر طاعت مین ہو شیر ژیان

خون سی دل پر رکھے اور دستِ تہی
لاغری مین بھی دکھائی فربہی

سایۂ درویش کو کر اختیار
تا نگہ رکھے تجھے پروردگار

ہمنشینی کر فقیرون کی مدام
تا کہ حاصل ہو وی جنت لا کلام

غفلت سے چونکنے کا بیان

آفتون مین یاد کر خالق کو بس
کون ہے غیر از خدا فریاد رس

اپنے خالق سے کبھی غافل نہو
سالک راہِ بد و باطل نہو

ہو نہ خندان ہے یہ رونیکی جگہ
چشم عبرت وا کر اور خاموش رہ

حرص سے تو مور کی صورت سدا
جب کہ تو لڑکا نہین بازی نکر
نفس کو طاقت ندی یاری سی تو
جاے تہمت مین کبھی اصلا نہ جا
ہو نہ امین تو عدو رکھتا ہی جو
اے پسر کر ترک راہِ فسق کو
ہی سفر درپیش بے کچھ زاد راہ
ہو نہ ہرگز طوق و غل سی بیخطر
آگ سے ڈر سازگاری پیشہ کر
سب کا جب ہوگا سقر سے گذر
آگ ہے رکھی ہوئی آگے ترے
رہ مین عقبی سر پہ ہی بار گران
ایک دن آئیگا روز رستخیز
اے پسر راہِ شریعت پر تو چل
تابع فرمان حق تو ہو سدا
کر نہ نافرمانی حکم خدا
تا بہشت عدن مین تو پاوے جگا
تا کہ ہو مسکن ترا دار السلام
شاد رکھے جو سدا دلخستہ کو
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا
یا خدا تو ہم سبھون پر رحم کر
ہم گنہگار اور ہین عاجز سدا
دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا
یاد رکھ ہر اک طرف ہرگز نہ جا
ساتھ شیطان کے تو انبازی نکر
کر نہ ضایع عمر بدکاری سی تو
راہ حق مین مثل نابینا نہ جا
زیر سقفِ بے ستون ساکن نہو
دہر مین تو سخرۂ شیطان نہو
عمر کو تو جان برباد و تباہ
نفس بد کو پانوٗن سے برباد کر
اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر
جاے شادی کب ہی دنیا ای پسر
کچھ نہین ہی خوف تجکو آگ سے
باز تیرا غیر سے اُٹھے کہان
تجکو خالق سے نہین ممکن گریز
جلد زندانِ ہوا سے تو نکل
تا کہ پاے جنتِ رضوان مین جا
تا عذابون سے ہو محشر مین رہا
لطف خلق اللہ پر کر بے ریا
تو فقیرون کو کھلایا کر طعام
عدن مین تیری جگہ پیوستہ ہو
دے اُسے کونین مین راحت خدا
بخش دے سب کے گنہ کو سربسر
رحم کر تو ہم سبھون پر یا خدا
ہم ہین راضی حکم سے تیرے سدا

رحمت اللہ سے دل خوش رہے	جو کوئی ان پندوں کو دل سے پڑھے

تاریخ ترجمہ من مترجم

پند نامہ حضرت عطار کا	ترجمہ نساخ جو میں نے کیا
دھیان آیا ایک بیت تاریخ کا	خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا ۱۲۷۶ھ

وله قطعه دیگر

چو پند نامہ عطار ترجمہ کردم	که شد زدیدن آن صاحب نظر خرسند
من از سروش چو تاریخ ترجمہ جستم	جواب داد نہے بے نظیر و زیبا پند ۱۲۷۶ھ

خاتمہ من مترجم

پس از حمد و ثنای حضرت آفریدگار، و نعت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم
و مناقب آل اطہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مبادکہ خوشہ چین خرمن
ارباب سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عبد الغفور متخلص
بہ نساخ از غایت بے بضاعتی زانوے ادب بحضور صدر نشینان
ادب آموز تہ کردہ در بدو مشق سخن پند نامہ حضرت فرید الدین عطار
قدس سرہ را بحوصلہ حصول شرف انتساب بحضرت مصنف و برای
تعلیم و تربیت جگر گوشگان ابو الفضل محمد عبد الرحمن و ابو الخیر
محمد عبد السبحان اعطاہما اللہ علماً نافعاً و عمراً اداً ما کہ خلف حضرت
اخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ
و ڈپٹی کلکٹر ضلع ۲۴ پرگنہ و ممبر لیجس لیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ
و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر
بورڈ اکزامینرز می باشند بہ اردو زبان منظوم ساختہ چشمہ فیض نام
نہاد ازان جا کہ این اردہ ہای طبع افسردہ و فرزندان ناز پروردہ

باہمہ کج مج زبانی و بوالعجبی سیر سواد آبادان نظارگیان می خواستند
بعد التجا بفسحت آباد حجاب اذن خرامش گرفتند - مامول آنست
کہ نظارگیان از سہو و نسیان درگذرند و منت بر جانم نہند

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از افضل الامثال و الاقران مولوی محمد حامد علی خان صاحب حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

چھپا چشمۂ فیض فضل خدا سے
لکھو اسکے چھپنے کی تاریخ حامد

حقیقت میں ہے پند و حکمت کا دریا
چھپا اب کی یہ چشمۂ فیض اچھا

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از منشی خدا بخش صاحب خادم کاتب مطبع ہذا

شکر صد شکر خداوند جہان اے خادم
سال طبعش و مہ تفتیش زرے و الہام

کہ شدہ طبع درین مطبع چہ این چشمۂ فیض
ہاتف غیب بفرمود - بہ این چشمۂ فیض

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ترجمہ پند نامہ عطار مسمی بہ چشمۂ فیض کہ اسم با مسمی ہے
ماہ ستمبر ۱۸۸۹ع مطبع منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ
واقع کانپور مین دوسری مرتبہ چھپکر شائع ہوا